تحفظِ ختمِ نبوت کا محاذ

(۱۱؍اپریل کو لاہور میں ہونے والی کانفرنس کے حوالے سے)

سید میر رمیز احمد

سامراج نے برصغیر پر اپنے تسلط کے دوران مسلمانوں کے مرکز وحدت کو کمزور کرنے کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو اپنی بیساکھیوں سے کھڑا کیا۔ اس کا ایک بڑا مقصد مسلمانوں میں تفریق در تفریق بھی تھا لیکن یہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اعجاز ہے کہ نہ صرف دینی طبقات بلکہ قومی وملی زُعماء اور علماء لدھیانہ اور علماء اہلحدیث سبقت لے کر میدان میں اُترے۔ علامہ اقبال نے قادیانیت کو یہودیت کا چربہ قرار دیا۔ محدث العصر حضرت سید محمد انور شاہ کی ''نظرِ انور'' سید عطاء اللہ شاہ بخاری پر پڑی۔ قافلۂ سخت جاں'' مجلس احرار اسلام نے ۱۹۵۳ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کے مرکزی مقام ضلع گورداسپور کے قصبہ'' قادیان'' میں اپنا دفتر قائم کرنے کا فیصلہ کیا اور جان کو جوکھوں میں ڈال کر در پردہ دفتر کے لیے مکان کی تلاش شروع کردی۔ ۲۱ تا ۲۳؍ اکتوبر ۱۹۳۴ء کو کل ہند احرار ختم نبوت کانفرنس قادیان میں ہوئی اور ہندوستان کی چوٹی کی مذہبی قیادت نے نہ صرف شرکت کی بلکہ شعبۂ تبلیغ تحفظِ ختم نبوت کی سرپرستی ومعاونت بھی فرمائی۔ اِس کانفرنس کے بعد پوری دنیا میں اِس مسئلہ کی صدائے بازگشت محسوس کی جانے لگی۔ پاکستان بننے لگا تو باؤنڈری کمیشن کے سامنے قادیانیوں نے جو بیان فائل کیا، اس کی وجہ سے ضلع گورداسپور کو ہندوستان میں رہنے دیا گیا اور ایک سازش کے تحت کشمیر کو جانے کے لیے دفاعی نقطۂ نگاہ سے ہمارا راستہ بند کردیا گیا۔ مسئلہ کشمیر آج تک اِس وجہ سے لٹکا ہوا ہے۔

پاکستان بننے کے بعد مجلس احرارِ اسلام نے مسلم لیگ کو موقع دیا کہ وہ اپنے دعویٰ کے مطابق ملک کو چلائے اور ایک اسلامی فلاحی ریاست بنائے لیکن پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ ظفر اللہ خاں قادیانی کو بنادیا گیا۔ جس نے قومی وسائل سے بیرون ممالک سفارت خانوں کو قادیانی اِرتداد کے اڈوں میں تبدیل کرنے کی ہرممکن کوششیں کی۔ مرزا بشیر الدین محمود نے بلوچستان کو ''احمدی سٹیٹ'' میں تبدیل کرنے کی بات کی اور ظفر اللہ خاں نے اپنی سرکاری حیثیت میں کراچی کے جلسۂ عام میں اسلام کو مردہ اور احمدیت کو زندہ مذہب قرار دیا۔ تب حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے تمام مکاتبِ فکر کو مجلس احرارِ اسلام کی میزبانی میں ''کل جماعتی مجلس عمل تحفظِ ختمِ نبوت'' کے پلیٹ فارم پر اکٹھا کردیا۔ قادیانیوں کی محلاتی اور خطرناک سازشوں کے نتیجے میں قادیانی مخالف تحریک نے زور پکڑا پنجاب میں جزوی طور پر مارشل لاء لگادیا گیا۔ بظاہر تحریکِ ختمِ نبوت کو کچل دیا گیا لیکن ۱۹۷۴ء میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے ہاتھوں اگلی تحریک کے نتیجے میں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ دس سال بعد صدر ضیاء الحق مرحوم کے دور میں امتناعِ قادیانیت ایکٹ کے تحت قادیانیوں کو اسلامی علامات وشعائر کے استعمال سے قانوناً روک دیا گیا۔ بھٹو مرحوم نے کہا کہ'' قادیانی پاکستان میں وہی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے۔'' تحفظِ ختم نبوت کے محاذ کی تینوں بڑی جماعتوں نے اس محاذ کو ایک حد تک سرگرم رکھا لیکن قادیانی ریشہ دوانیاں بڑھتی گئیں اور اسٹیبلشمنٹ اور ورلڈ اسٹیبلشمنٹ تک ان کی رسائی نے خطرناک صورتحال پیدا کردی۔ مختلف دینی مکاتبِ فکر نے ۱۹؍اکتوبر ۲۰۰۸ء کو مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی دفتر لاہور میں حضرت امیر شریعت کے فرزند قائدِ احرار سید عطاء المہیمن بخاری کی زیر صدارت اور مولانا زاہد الراشدی، مولانا محمد الیاس چنیوٹی اور جناب عبداللطیف خالد چیمہ کی میزبانی میں ''متحدہ تحریکِ ختمِ نبوت رابطہ کمیٹی'' تشکیل دے کر اس تحریک کو آگے بڑھانے کی حتی المقدور کوشش کی۔ جس کے بعد ۲۸؍دسمبر ۲۰۰۸ء کو لاہور میں ''کل جماعتی ختم نبوت کنونشن'' منعقد ہوا جس کی آواز پوری دنیا میں سنی گئی اور اب اِس محاذ کی سب سے بڑی جماعت مجلس تحفظِ ختم نبوت نے بھی صورتحال کا ادراک کرلیا ہے۔

۱۱؍اپریل کو بادشاہی مسجد لاہور میں کل پاکستان کی سطح پر ''ختمِ نبوت کانفرنس'' اِسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کانفرنس اس مسئلہ پر عوام میں بیداری پیدا کرنے اور دینی حلقوں کو منظّم کرنے میں نہائت مثبت کردار ادا کرے گی۔ متحدہ تحریکِ ختم نبوت رابطہ کمیٹی نے ۷؍مئی کو ساہیوال میں ''کل جماعتی ختم نبوت کنونشن'' کا اعلان کیا ہے۔ ہماری دیرینہ خواہش وکوشش ہے کہ مجلس احرارِ اسلام، مجلس تحفظِ ختم نبوت اور انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے اکابر کو نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں اپنی سرگرمیاں تیز کردینی چاہیں اور دنیا کے بدلتے ہوئے حالات ومیڈیا اور نت نئی لابنگ پر نظر رکھتے ہوئے اپنی ترجیحات طے کرنی چاہیں نیز دنیا بھر میں اِس کام کے حوالے سے ختم نبوت اکیڈمی لندن سمیت مختلف اداروں اور شخصیات کے باہمی رابطے وتعاون کو فروغ ملنا چاہیے۔ یہ پوری امت کی طرف سے فرض کفایہ بھی ہے۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت وختم نبوت کے محاذ کا تقاضا بھی ہے اور مقتدر حلقوں کی طرف سے تحفظِ ختم نبوت کے حوالے قوانین کو سبوتاژ کرنے کی گھناؤنی سازش وکوشش کا سد باب بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ اور ہم سب کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے پہلے سے زیادہ منصوبہ بندی کے ساتھ آگے بڑھنے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین!